# ترمذی شریف

## کتاب الطہارت

وضو میں بسم اللہ پڑھنا

تسمیہ علی الوضو کے متعلق دو مسلک معروف ہیں

**امام احمد بن حنبل کا موقف:** تسمیہ کے بغیر وضو جائز نہیں

**دلیل** لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ

امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی کا موقف تسمیہ وضوء کیلئے سنت یا مستحب ہے

**دلیل:** حدیث میں کمال کی نفی ہے نہ کہ بذات خود وضوء کی یعنی جس شخص نے تسمیہ کے بغیر ــــــــــ وضوء کیا اس کا کامل وضوء نہیں ہوگا لیکن بذات وضوء ہو جائے گا۔

## وضو میں ایک بار یا تین تین بار اعضاء کو دھونا

**احناف کا موقف:** اعضاء وضوء کو ایک بار دھونا فرض اور تین بار دھونا سنت ہے

**دلیل:** عن عبد خیرِ عن علی رضی اللہ عنہ انہ توضّأ ثلاثاً ثم قال ھذا طھور (وضوء) رسول اللہ ﷺ

**ائمہ ثلاثہ کا موقف:** تین مرتبہ سنت اور دو مرتبہ مباح اور ایک مرتبہ فرض۔

**دلیل:** عن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قال رایت رسول اللہ ﷺ توضا مرۃ مرۃ۔

## سر کے مسح کی فرض مقدار:

**امام مالک کا موقف:** تمام سر کا مسح فرض ہے۔

**دلیل:** حضرت طلحہ بن مصرف اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے اپنے سر کی اگلی جانب سے مسح شروع کیا یہاں تک کہ گدی تک پہنچے جو گردن کا بالائی حصہ ہے۔

**باقی تمام آئمہ کا موقف:** پورے سر کا مسح کرنا سنت جب کہ چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے۔

**دلیل:** حضرت مغیرۃ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے وضوء فرمایا اور آپ کے سر مبارک پر عمامہ تھا پس آپ ﷺ نے عمامہ کو چھوا (پیچھے کی طرف ہٹایا) اور اپنے سر کے اگلے حصہ پر مسح کیا۔

## وضوء میں کانوں کا حکم

**آئمہ اربعہ کا موقف:** کان مسح کرنے میں سر کے حکم میں ہیں۔

**دلیل:** حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے وضوء فرمایا اور اپنے سر اور دونوں کانوں پر مسح فرمایا۔

## وضوء میں پاوں دھونے کا حکم

**آئمہ اربعہ کا موقف:** وضوء میں پاوں دھونا فرض ہیں

**دلیل:** حضرت عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ بیشک عثمان بن عفان نے وضوء فرمایا پھر دھویا اپنے پاوں کو تین تین مرتبہ اور فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طرح وضوء کرتے دیکھا۔

## کیا ہر نماز کے لیے وضوء لازم ہے

**آئمہ اربعہ کا موقف:** مسافر اور مقیم کے لیے نیا وضوء (وضوء پر وضوء) حصول ثواب کا باعث ہے۔

**دلیل:** حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ جس دن مکہ فتح ہوا اس دن آپ ﷺ نے پانچوں نمازیں ایک ہی وضوء سے ادا فرمائیں۔

## مذی والا کیا کرے

**امام مالک اور امام احمد بن حنبل کا موقف:** خروج مذی کے بعد قضیب (ذکر) اور خصیتین دونوں کو دھونا ضروری ہے۔

**دلیل:** رافع بن خدیج روایت کرتے ہیں حضرت علی نے حکم دیا حضرت عمار کو کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مذی کا حکم دریافت کریں چنانچہ دریا فت کرنے پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مذاکیر کو دھولو اور وضوء کرلو۔

**احناف اور شوافع کا موقف:** صرف موضع نجاست کو دھونا کافی ہے۔

دلیل : ربیع بن صبیح اور حسن بصری نے مذی کے متعلق نقل کیا کہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز کیلئے وضوکرے

## کیا منی پاک ہے؟

شوافع وحنابلہ کا موقف۔ منی پاک ہے

دلیل: حضرت عروہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی چادر سے منی کو چھیل (کھرچ) دیا کرتی تھی ہماری چادر اس وقت اون کی ہوتی تھی

احناف و مالکیہ کا موقف۔ منی ناپاک ہے

دلیل: سلیمان بن یسار حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھوتی تھی پس آپ ﷺ نماز کیلئے تشریف لے جاتے اور پانی کے اثرات کپڑے میں ظاہر ہوتے تھے

## بغیر انزال جماع کا حکم

**ائمہ اربعہ کا موقف۔** التقاء ختانین کی وجہ سے غسل واجب ہوجائے گا

**دلیل۔** عبدالعزیز بن نعمان روایت کرتے ہیں کہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں رسولاللہ ﷺ جب جماع (التقاء ختانین) فرماتے تو غسل فرماتے۔

## شرمگاہ کو چھونے سے وضوء لازم ہے یا نہیں

**ائمہ ثلاثہ کا موقف۔** ہتھیلی کے اندرونی حصہ کے ساتھ انسان کی شرمگاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹ جائے گا

**دلیل۔** حضرت زید بن خالد فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جس نے اپنے فرج (ذکر) کو مس کیا پس چاہیئے کہ وہ وضوء کرے

**احناف کا موقف۔** مس ذکر بلا حائل ناقض وضوء نہیں ہے

دلیل۔سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا کہ وہ شرم گاہ کے چھونے پر وضوء کو واجب قرار نہ دیتے تھے

## حلال جانوروں کے پیشاب کے بارے میں

**شیخین کا موقف:** حلال جانوروں کا پیشاب ناپاک ہے

**دلیل:** حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پیشاب سے بچو بیشک عذاب قبر عام طور پر اسی سے ہوتا ہے

**امام محمد کا موقف:** حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے

**دلیل۔:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ عرینہ والوں کو حکم دیا کہ وہ صدقہ کے اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیئیں

**شوافع کا موقف:** حلال جانوروں کا پیشاب ناپاک ہیں

**دلیل:** حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پیشاب سے بچو بیشک عذاب قبر عام طور پر اسی سے ہوتا ہے

**امام مالک وحنابلہ کا موقف:** حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے

**دلیل:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ عرینہ والوں کو حکم دیا کہ وہ صدقہ کے اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیئیں

## علاج کیلئے پیشاب پینے کا حکم

امام اعظم کا موقف: بطور دوا پیشاب پینا جائز نہیں ہے

**دلیل:** حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفاء اس چیز میں نہیں رکھی جو اس نے تم پر حرام کی ہے۔

**امام محمد کا موقف:** پیشاب کو بطور دواء اور اس کے علاوہ بھی جائز ہے۔

**دلیل:** کیونکہ امام محمد کے نزدیک پیشاب پاک ہے۔

**امام ابو یوسف کا موقف:** پیشاب کو بطور دواء پینا جائز ہے۔

دلیل: وہ صدقہ کے اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیئیں۔

## بوسہ لینے سے وضو!

احناف کا موقف: وضو کی حالت میں عورت کا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹے گا

دلیل: حضرت ابراھیم تیمی حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا بوسہ لیا، اور وضو نہیں فرمایا۔

ائمہ ثلاثہ کا موقف: وضو کی حالت میں عورت کا بوسہ لینے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

ائمہ ثلاثہ کی دلیل: اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے (اولامستم النساء) ترجمہ: یا تم نے عورتوں کو چھوا، اور حقیقت مس ہاتھ کے ساتھ چھونا ہوتا ہے

## قے سے وضو؟

احناف وحنابلہ کا موقف: منہ بھر قے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

**دلیل:** حضرت ابودرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو قے آئی تو آپ نے وضوفرمایا۔

**شوافع و مالکیہ کا موقف:** قے سے وضونہیں ٹوٹے گا۔

**دلیل:** حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قے آئی تو آپ نے اپنا دہن مبارک دھویا، آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ نماز جیسا وضونہیں فرمائیں گے؟ تو جواباارشاد فرمایا کہ قے کا وضو یہی ہے۔

## کتے کا جوٹھا؟

**احناف وشوافع وحنابلہ کا موقف:** کتے کا جوٹھاناپاک ہے۔

**دلیل:** حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اُسے تین بار دھویا جائے گا۔

**امام مالک کا موقف:** کتے کا جوٹھا پاک ہے۔

**دلیل:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتوں کے بارے میں حکم مروی ہے کہ اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اُسے تین بار یا پانچ بار یا سات بار دھویا جائے۔تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اختیار دے دیا، اگر سات بار دھونا ضروری ہوتا تو اختیار کیوں دیتے۔

## کتے کے جوٹھے برتن کو دھونا؟

**ائمہ ثلاثہ کا موقف:** جوٹھے برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے گا۔

**دلیل:** حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اُسے سات مرتبہ دھویا جائے گا۔

**احناف کا موقف:** جوٹھے برتن کو تین مرتبہ دھویا جائے گا۔

**دلیل:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اُسے تین مرتبہ دھویا جائے گا۔

## موزوں پر مسح کی مدت؟

**احناف وشوافع وحنابلہ کا موقف:** موزوں پر مسح کی مدت مقرر ہے۔مقیم کیلئے ایک دن، ایک رات اور مسافر کیلئے تین دن، تین راتیں۔

**دلیل:** حضرت علی اور حضرت خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مقیم ایک دن، رات اور مسافر تین دن، راتیں مسح کرے

**امام مالک کا موقف:** موزوں پر مسح کی مدت مقرر نہیں ہے۔جب تک موزے اُتار نہ لے یا غسل فرض نہ ہوجائے موزوں پر مسح کرسکتا ہے

## عمامہ پر مسح کرنا؟

**امام احمد بن حنبل کا موقف:** عمامہ پر مسح جائز ہے

**دلیل:** حضرت بلال نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ نے اپنے عمامہ پر مسح کیا۔

**احناف ومالکیہ وشوافع کا موقف:** عمامہ پر مسح جائز نہیں ہے

**دلیل:** حضرت جابر بن عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک سے عمامہ اُتارا اور اپنی پیشانی کی مقدار سر کے بالوں کا مسح فرمایا۔

## حیض کی کتنی [illegible] ہے؟

**احناف کا موقف:** حیض کی کم سے کم مدت تین دن، تین راتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن، دس راتیں ہیں۔

**دلیل:** حضرت ابواُمامہ باہلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حیض کی مدت کم سے کم تین دن، تین راتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن ،دس راتیں ہیں۔

**ائمہ ثلاثہ کا موقف:** حیض کی کم سے کم مدت ایک دن، ایک رات ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن، پندرہ راتیں ہیں لیکن امام کے نزدیک حیض کی مدت کم از کم کوئی نہیں ہے

**دلیل:** عطاء بن رباح فرماتے ہیں حیض کی کم سے کم مدت ایک دن، ایک رات ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن، پندرہ راتیں ہیں۔

## طہر کی کتنی مدت ہے؟

**احناف و مالکیہ وشوافع کا موقف:** طہر کی مدت کم از کم پندرہ دن، راتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ کوئی حد مقرر نہیں ہے۔

**دلیل:** اس پر صحابہ کرام علیہم الرضوان اجماع ہے

**امام احمد بن حنبل کا موقف:** طہر کی مدت کم از کم تیرہ دن، راتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ کوئی حد مقرر نہیں ہے۔

## حائضہ اور جنبی کا قرآن پاک پڑھنا کیسا؟

**ائمہ اربعہ کا موقف:** بالاتفاق جنبی کا قرآن پاک پڑھنا جائز نہیں ہے

**احناف وشوافع وحنابلہ کا موقف:** حائضہ عورت کا قرآن پاک پڑھنا جائز نہیں ہے۔

**دلیل:** حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حائضہ اور جنبی کو قرآن پاک کی تلاوت سے منع فرماتے تھے۔

**امام مالک کا موقف:** حائضہ عورت کا قرآن پاک پڑھنا جائز ہے۔

**دلیل:** اس اندیشہ کی وجہ سے کہ قرآن بھول نہ جائے کیونکہ حیض کا زمانہ طویل ہوتا ہے۔

## حائضہ کے نماز، روزہ کا حکم؟

ائمہ اربعہ کا موقف: بالاتفاق حائضہ عورت پر (حیض کی حالت میں) نماز اور روزہ رکھنا حرام ہے اور حیض کے ختم ہونے بعد روزوں کی قضاء لازم ہے (کرے گی) لیکن نمازوں کی قضاء لازم نہیں (نہیں کرے گی)۔

دلیل: ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ حائضہ عورت روزے تو قضاء کرتی ہے، نماز قضاء نہیں کرتی؟ حضرت عائشہ نے پوچھا کیا تو حروریہ ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں حیض کے زمانہ (دنوں) کے روزوں کی قضاء تو کرتی تھی لیکن نمازوں کی قضاء نہیں کرتی تھیں۔

## حائضہ اور جنبی کا مسجد میں داخل ہونا؟

**احناف و مالکیہ کا موقف:** بلاضرورت حائضہ اور جنبی کا مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں لیکن ضرورت کی وجہ سے جائز ہے

**دلیل:** حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حائضہ اور جنبی کیلئے مسجد کو حلال نہیں کرتا۔

**شوافع وحنابلہ کا موقف:** حائضہ اور جنبی کا مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔

## حائضہ عورت سے مباشرت کرنا کیسا؟

**مباشرت کا مفہوم:** (ا) خاص شرمگاہ سے فائدہ اٹھانا (وطی، دخول کرنا) اس صورت میں بلا تفاق اپنی بیوی سے نفع اٹھانا ناجائز وحرام ہے حتیٰ کہ اس کی حلت قائل کافر ہے۔ (۲) ناف سے گھٹنوں تک اعضاء سے نفع اٹھانا: یہ صورت عندالاحناف ناجائز ہے لیکن عندالشوافع جائز ہے (۳) ناف سے گھٹنوں کے اوپر سے نفع اٹھانا (شرمگاہ پر اتنا موٹا کپڑا ہو، تاکہ جسم کی گرمی محسوس نہ ہو) یہ صورت عندالاحناف بھی جائز ہے

## زوجہ کے ساتھ لواطت کی حرمت؟

**ائمہ اربعہ کا موقف:** بلا تفاق اپنی بیوی کے پچھلے مقام میں (دبر) وطی کرنا جائز نہیں ہے۔

**دلیل:** حضرت علی سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے حائضہ عورت سے جماع کیا یا عورت کے پچھلے مقام میں دخول کیا یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی تصدیق کی تو اُس نے حضور ﷺ پر نازل شدہ (دین) کا انکار کیا۔

## نفاس کی کتنی مدت ہے؟

**احناف وحنابلہ کا موقف:** نفاس کی مدت کم از کم کوئی مقرر نہیں ہے اور زیادہ سے زیادہ چالیس (۴۰) دن ہیں۔

**دلیل:** حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نفاس والی عورتوں کیلئے چالیس دن مقرر فرمائے مگر یہ کہ اس سے پہلے طہر کو دیکھ لے۔

**امام مالک وشوافع کا موقف:** نفاس کی مدت کم از کم کوئی مقرر نہیں ہے اور زیادہ سے زیادہ ساٹھ (۶۰) دن ہیں۔

**دلیل:** عطاء، شعبی، عبیداللہ بن حسن العنبری اور حجاج بن ارطاۃ سے منقول ہے کہ نفاس کی اکثر مدت ساٹھ (۶۰) دن ہے اور کم از کم کوئی مدت مقرر نہیں ہے

## پیشاب، پاخانہ، اور ریح کی شدت کے وقت نماز پڑھنا؟

**ائمہ اربعہ کا موقف:** بلا تفاق پیشاب، پاخانہ، اور ریح کی شدت کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

**دلیل:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کیلئے جائز نہیں ہے کہ پیشاب کی شدت کے وقت نماز پڑھے یہاں تک کہ ہلکا ہو جائے۔

## تیمم کیلئے کتنی ضربیں ہیں؟

**احناف وشوافع کا موقف:** تیمم میں دو ضربیں (دو بار پاک مٹی پر ہاتھ مارنا ہے) ہیں۔ ایک ضرب سے چہرے پر مسح کرنا اور دوسری ضرب سے کہنیوں سمیت ہاتھوں کا مسح کرنا۔

**دلیل:** حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیمم میں دو ضربیں (دو بار پاک مٹی پر ہاتھ مارنا ہے) ہیں۔ ایک ضرب سے چہرے پر مسح کرنا اور دوسری ضرب سے کہنیوں سمیت ہاتھوں کا مسح کرنا۔

**امام مالک وحنابلہ کا موقف:** تیمم ایک ضرب کے ساتھ سنت ہے (یعنی ایک بار پاک مٹی پر ہاتھ مار کر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرنا) اور دو ضربوں کے ساتھ بھی جائز ہے۔

**دلیل:** حضرت عمار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرے لئے صرف یہ کافی ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں سے (زمین پر) ضرب لگا کر ان پر پھونک مارے پھر ان کے ساتھ اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کرلے

### بے وضو کا قرآن پاک پڑھنا اور چھونا کیسا؟

ائمہ اربعہ کا موقف: بے وضو شخص قرآن پاک کی تلاوت کر سکتا ہے مگر قرآن پاک کو چھو نہیں سکتا۔

دلیل: کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (لا یمسه الا المطھرونَ) اُسے نہ چھوئیں مگر باوضو (شخص)۔

### نجس زمین کیسے پاک ہوگی؟

احناف کا موقف: اگر زمین نجس ہوجائے اور پھر دھوپ یا ہوا وغیرہ سے خشک ہوجائے اور نجاست کا اثر بھی ختم ہوجائے تو زمین پاک ہوجائے گی اور اُس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

دلیل: کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو زمین خشک ہوگئی وہ پاک ہوگئی۔

ائمہ ثلاثہ کا موقف: اگر زمین نجس ہوجائے تو پانی کے سوا اور کسی چیز سے پاک نہیں ہوگی۔

دلیل: کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیہاتی کے پیشاب پر پانی کے ڈول بہا دینے کا حکم فرمایا تھا۔

# کتاب الصلوۃ

### اذان کے کلمات کی تعداد؟

امام مالک کا موقف: اذان کے کلمات سترہ (۱۷) ہیں

دلیل: ابومحذورہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آذان کی تعلیم دی تکبیرات اولا دومرتبہ شھادتین مع الترجیع آٹھ مرتبہ حی الصلوۃ و حی الفلاح چارمرتبہ تکبیرات آخرا دومرتبہ لاالہ اللہ ایک مرتبہ (۱۷)

امام شافعی کا موقف: آذان کے کلمات (۱۹) ہیں

دلیل: عبداللہ بن محیریز سے روایت ہے کہ ابومحذورہ نے بیان کیا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آذان کی تعلیم دی تکبیرات اولا چارمرتبہ شھادتین مع الترجیع آٹھ مرتبہ حی الصلوۃ و حی الفلاح چارمرتبہ تکبیرات آخرا دومرتبہ لاالہ اللہ ایک مرتبہ (۱۹)

احناف وحنابلہ کا موقف: اذان کے کلمات سترہ (۱۵) ہیں

دلیل: حضرت عبدالرحمن بن ابولیلی سے روایت ہے کہ عبداللہ بن زید نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ آسمان سے اس طرح اترا کہ اس پر دو سبز کپڑے یا دو چادریں تھیں پس اس نے دیوار پر کھڑے ہوکر آذان دی اس صورت میں کہ (تکبیرات اولا چارمرتبہ شھادتین بغیر ترجیع چارمرتبہ حی الصلوۃ و حی الفلاح چارمرتبہ تکبیرات آخرا دومرتبہ لاالہ اللہ ایک مرتبہ) (۱۵) تو حضرت عبداللہ بن زید حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور خواب کی خبر دی پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا ہے جو تو نے دیکھا ہے پس یہ الفاظ حضرت بلال کو سکھادو

نوٹ: امام مالک کے نزدیک شروع میں دو تکبیرات ہیں جبکہ باقی سب ائمہ کے نزدیک شروع میں چار تکبیرات ہیں

نوٹ: شوافع، حنابلہ، اور مالکیہ کے نزدیک شھادتین مع الترجیع بخلاف احناف کے

# کیفیت اقامت

امام مالک کا موقف: کلمات تکبیر دس ہیں

دلیل: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ آذان کو جفت کریں اور اقامت کو طاق کریں (یعنی تکبیرات اولا ایک مرتبہ شھادتین چارمرتبہ حی الصلوۃ و حی الفلاح دومرتبہ قدقامت الصلوۃ ایک مرتبہ تکبیرات آخرا ایک مرتبہ لاالہ اللہ ایک مرتبہ)

**امام شافعی وحنابلہ کا موقف:** کلمات تکبیر گیارہ ہیں۔

**دلیل:** حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانے میں اذان دو دو مرتبہ دی جاتی تھی اور اقامت ایک ایک مرتبہ سوائے قد قامت الصلوۃ کے بیشک وہ دو مرتبہ تھی۔

احناف کا موقف: کلمات تکبیر سترہ ہیں۔

**دلیل:** عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ خبر دی مجھے اصحاب محمد ﷺ نے بیشک عبداللہ بن زید نے خواب میں آذان کو دیکھا پس وہ آپ ﷺ کے پاس آئے پس خبر دی آپ ﷺ کو اُس آذان کے بارے میں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ سکھا دو حضرت بلال کو پس عبداللہ بن زید نے آذان کو دو دو مرتبہ اور اقامت کو بھی دو دو مرتبہ سکھایا اور بیٹھے بیٹھنا۔

## (باب) قول المؤذن باذان الصبح (الصلوۃ خیر من النوم)

**ائمہ اربعہ کا موقف:** بالاتفاق صبح کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کہنا مستحب ہے۔

**دلیل:** حضرت ابومحذورہ سے روایت ہے کہ آقا علیہ السلام نے مجھے فجر کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم سکھایا

## (باب) اذان دینے کا وقت

**امام ابو یوسف وائمہ ثلاثہ کا موقف:** صبح کی اذان وقت کے دخول سے پہلے دینا جائز ہے۔

**دلیل:** حضرت سالم نے اپنے والد سے روایت کیا کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا: بیشک بلال اذان دیتے ہیں رات کے وقت پس تم کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ اذان دیں ابن ام مکتوم۔

**طرفین کا موقف::** صبح کی اذان وقت کے دخول سے پہلے دینا جائز نہیں ہے۔

**دلیل:** حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام طلوع فجر سے پہلے اذان نہیں دیتے تھے۔

## (باب) الرجلین یوذن احدھما ویقیم الآخر

**ائمہ ثلاثہ کا موقف:** جو اذان دے وہی اقامت کہے۔

**دلیل:** حضرت زیاد بن حارث الصداعی نے فرمایا میں آقا علیہ السلام کے پاس صبح کے اول وقت میں آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اذان دو تو میں نے اذان دی پھر آپ ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو حضرت بلال آئے تاکہ وہ اقامت کہیں تو آقا علیہ السلام نے کہ بیشک تمہارے بھائی (صداعی) نے اذان دی ہے پس جو اذان دے وہی اقامت کہے۔

**احناف کا موقف:** جو اذان دے اُس کا غیر اقامت کہہ سکتا ہے۔

**دلیل:** عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوا میں نے خبر دی آپ ﷺ کو خواب میں کیسی اذان دیکھی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت بلال کو یہ الفاظ سکھا دو کیونکہ حضرت بلال کی آواز تم سے زیادہ ہے پس جب حضرت بلال نے اذان دی تو عبداللہ بن زید نے شرمندگی محسوس کی پس آقا علیہ السلام نے عبداللہ بن زید کو حکم دیا کہ وہ اقامت کہیں۔

## (باب) مایستحب للرجل ان یقول اذا سمع الاذان

**ائمہ ثلاثہ کا موقف:** اذان کا جواب وہی الفاظ ہیں جو موذن کہے۔

**دلیل:** حضرت عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ انھوں نے سنا آقا علیہ السلام سے آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم سنو موذن کو پس کہو اُس کی مثل جو وہ کہتا ہے۔

**احناف کا موقف:** اذان کا جواب وہی الفاظ ہیں جو موذن کہے سوائے حی علی الصلوۃ وحی علی الفلاح کے کیونکہ ان دونوں کے جواب میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہیں گے۔

دلیل: حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر تم میں سے ہر ایک اللہ اکبر اللہ اکبر کہے الی آخرہ پھر جب موذن حی علی الصلوۃ وحی علی الفلاح کہے تو تم میں سے ہر ایک لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے۔

## باب اذان کا جواب واجب یا مستحب ہے؟

**احناف کا موقف:** اذان کا جواب دینا واجب ہے۔

**دلیل:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم موذن کو سنو پس کہو مثل اُس کے جو (موذن) کہتا ہے (اس حدیث سے وجوب مراد ہے)

**ائمہ ثلاثہ کا موقف:** اذان کا جواب دینا مستحب ہے۔

**دلیل:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم موذن کو سنو پس کہو مثل اُس کے جو (موذن) کہتا ہے۔ (اس حدیث سے استحباب مراد ہے)

## (باب) اوقات نماز

## نماز فجر کے وقت کی تفصیل

**ائمہ اربعہ کا موقف:** بالاتفاق نماز فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے۔

**دلیل:** حضرت ابوھریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے: بیشک نماز کا ایک وقت آغاز ہے اور ایک وقت انتہاء ہے اور نماز فجر کا وقت آغاز طلوع فجر ہے اور وقت انتہا طلوع آفتاب ہے۔

## نماز ظہر کے وقت کی تفصیل

**ائمہ اربعہ کا موقف:** ظہر کے وقت ابتداء کے حوالے سے امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب سورج زوال سے ڈھلے گا تو ظہر کا وقت شروع ہو جائے گا۔

**دلیل:** حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دو بار بیت اللہ کے پاس میری امامت کی، اور مجھے پہلی بار ظہر کی نماز اُس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور سایہ تسمہ کے برابر ہوا، پھر دوسری اُس وقت نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اُس کی مثل ہو گیا۔

تاھم ظہر کے وقت انتہاء کے حوالے سے ائمہ کا اختلاف ہے۔

**طرفین و مالکیہ وحنابلہ کا موقف:** جب ہر شئی کا سایہ ایک مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم اور عصر کا شروع ہو جاتا ہے (یعنی ظہر وعصر کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہے)

دلیل: حضرت ابن عباس سیروایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دو بار بیت اللہ کے پاس میری امامت کی، اور مجھے پہلی بار ظہر کی نماز اُس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور سایہ تسمے کے برابر ہوا، پھر دوسری اُس وقت نماز پڑھائی

جب ہر چیز کا سایہ اُس کی مثل ہو گیا۔

**امام شافعی کا موقف:** جب ہر شئی کا سایہ ایک مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم اور عصر کا شروع نہیں ہوتا بلکہ جب ہر شئی کا سایہ ایک مثل سے تھوڑا ڈھل جائے تو عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

دلیل: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دو بار بیت اللہ کے پاس میری امامت کی، اور مجھے پہلی بار ظہر کی نماز اُس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور سایہ تسمہ کے برابر ہوا، پھر دوسری اُس وقت نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اُس کی مثل ہو گیا۔

**امام ابو حنیفہ کا موقف:** جب جب ہر شئی کا سایہ دو مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم اور عصر کا شروع ہو جاتا ہے۔

دلیل: حضور ﷺ نے فرمایا: وقت ٹھنڈا کر کے ظہر پڑھو کیونکہ سخت گرمی جہنم کے جوش کی وجہ سے ہے۔

## عصر کے وقت کے اختتام کے حوالے سے اختلاف

امام مالک وحنابلہ کا موقف: جب تک سورج روشن ہے تب تک عصر کا وقت ہے اور جیسے ہی سورج زرد ہو جائے عصر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

دلیل: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: نماز عصر کا وقت آفتاب کے زرد ہونے (باقی رہتا) ہے۔

احناف وشوافع کا موقف: سورج کے غروب ہونے تک عصر کا وقت ہے۔

دلیل: حضور ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی نماز عصر قضاء ہو جائے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے تو گویا کہ اُس کے گھر والے اور اُس کا مال ہلاک ہو گئے۔

نوٹ: جب تک سورج روشن ہے نماز عصر بلا کراہت جائز ہے اور جب سورج زرد وسرخ ہو جائے تو اس وقت میں اُس دن کی عصر کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اور اُس دن کی عصر سورج کے زرد وسرخ کے بعد مع الکراہت جائز ہے۔ اور اھل عذر (حیض ونفاس) کیلئے بلا کراہت جائز ہے۔

## نماز مغرب کے وقت کی تفصیل

**وقت ابتداء:** تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ سورج کے غروب ہونے کے بعد نماز مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

دلیل: حضرت جابر فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نماز مغرب اُس وقت ادا کرتے جب سورج غروب ہو جاتا۔

**وقت انتہاء:** اکثر ائمہ کے نزدیک مغرب کا آخری وقت شفق کا غروب ہونا ہے۔

**تاہم شفق کے حوالے سے اختلاف ہے۔**

**صاحبین وائمہ ثلاثہ کا موقف:** شفق سے مراد وہ سرخی ہے جو سورج کے غروب ہونے کے بعد رونما (ظاہر) ہوتی ہے جیسے یہ سرخی ختم ہوگی نماز مغرب کا وقت بھی ختم ہو جائے گا۔

دلیل: حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز مغرب کا وقت (باقی) ہے جب تک شفق غائب نہ ہو جائے۔

**امام ابو حنیفہ کا موقف:** شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سورج کے غروب ہونے کے بعد اور سرخی کے ختم ہونے کے بعد ظاہر ہوتی ہے جیسے ہی وہ سفیدی ختم

ہوگی نماز مغرب کا وقت بھی ختم ہوجائے گا۔

دلیل: حضور ﷺ نے فرمایا: نماز مغرب کا وقت ہے جب تک شفق کی سفیدی غائب نہ ہوجائے۔

**نوٹ: امام شافعی کے نزدیک:** مغرب کا وقت شروع ہونے کے بعد اتنی مقدار کہ اُس میں فرائض وسنن ادا کر سکے صحیح وقت ہے اور مقدار کے گزرنے کے بعد مغرب کی نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

## عشاء کے وقت کی تفصیل

**وقت ابتداء: صاحبین وائمہ ثلاثہ کا موقف: جب** شفق احمر غائب ہوجائے تو نماز عشاء کا اول شروع ہوجائے گا۔

دلیل: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شفق سے مراد سرخی ہے لہذا جب سرخی غائب ہوجائے تو نماز واجب ہوجائے گی۔

امام اعظم کا موقف: **جب** شفق ابیض غائب ہوجائے تو نماز عشاء کا اول شروع ہوجائے گا۔

دلیل: نماز مغرب کا وقت ہے جب تک شفق کی سفیدی غائب نہ ہوجائے۔

**وقت انتہاء: امام مالک کا موقف:** عشاء کا آخری وقت ثلث لیل تک ہے

**باقی تمام ائمہ کا موقف:** عشاء کا آخری وقت صبح صادق کے طلوع ہونے تک ہے۔

دلیل: حضور ﷺ نے فرمایا: نماز عشاء کا وقت (باقی رہتا ہے) جب تک فجر (صبح صادق) طلوع نہ ہوجائے۔

### وتر کا وقت

وقت ابتداء: وتر کا ابتدائی وقت عشاء کے فرائض ادا کرنے کے بعد ہے۔

وقت انتہاء: وتر کا آخری وقت صبح صادق کے طلوع ہونے تک ہے۔

## نماز کے مستحب اوقات

### نماز فجر

**:احناف کا موقف:** فجر کی نماز روشنی ہونے کے بعد پڑھنا مستحب ہے۔

**دلیل:** اسفروا بالصبح فانه اعظم للاجر

**امام شافعی و مالکیہ کا موقف:** فجر کی نماز جلدی (اندھیرے میں) پڑھنا مستحب ہے۔

**دلیل:** حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم نماز فجر آقا علیہ السلام کے ساتھ پڑھتی تھیں اِس حال میں کہ چادر میں لپٹی ہوتی تھیں اور اپنے اہل کی طرف لوٹتی تھیں اِس حال میں کہ اِن کو کوئی پہچانتا نہیں تھا۔

**امام احمد بن حنبل کا موقف:** جس وقت میں تکثیر جماعت ہو خواہ وہ تاریکی ہو یا روشنی ہو۔

### نماز ظہر

**:ائمہ اربعہ کا موقف:** بلا تفاق سردیوں میں تعجیل ظہر افضل (مستحب) ہے۔

**دلیل:** حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سردیوں میں ظہر کی نماز (اتنی) جلدی ادا فرماتے کہ ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ دن کا جو حصہ گزر گیا ہے وہ زیادہ ہے یا جو باقی رہ گیا (وہ زیادہ ہے)

**تاہم گرمی میں اختلاف ہے:**

**اماما شافعی کا موقف:** گرمیوں میں جلدی کر کے نماز پڑھنا افضل (مستحب) ہے ۔

**دلیل:** حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر، حضرت عمر سے زیادہ نماز ظہر میں جلدی کرتے نہیں دیکھا۔

**باقی تمام ائمہ کا موقف:** گرمیوں میں تاخیر ظہر افضل (مستحب) ہے۔

**دلیل:** حضرت ابو ھریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی شدت پکڑ لے تو نماز کو ٹھنڈا کر کے ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم (کی گرمی) کے جوش سے ہے۔

**نوٹ: روایات میں تطبیق:** حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں: جب سردی سخت ہوتی، نبی کریم ﷺ نماز جلدی ادا فرماتے اور جب گرمی سخت ہوتی تو آپ ﷺ نماز کو ٹھنڈا کرتے ۔

## نماز عصر

احناف و مالکیہ کا موقف: عصر کی نماز میں تاخیر کرنا (سورج کے متغیر ہونے سے پہلے تک) مستحب ہے۔

دلیل: حضرت ابن مسعود نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اُس وقت عصر کی نماز ادا کرتے کہ جب سورج سفید اور صاف ہوتا۔

شوافع وحنابلہ کا موقف: نماز عصر جلدی ادا کرنا افضل (مستحب) ہے۔

دلیل: حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین عمل اول وقت میں نماز پڑھنا ہے

## نماز مغرب

**ائمہ اربعہ کا موقف:** مغرب کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔

**دلیل:** حضور ﷺ نے فرمایا: میری امت ہمیشہ خیر سے رہے گی جب تک نماز مغرب میں جلدی اور عشاء میں تاخیر کرے۔

### نماز عشاء

**احناف وحنابلہ و مالکیہ کا موقف:** سردیوں میں عشاء کی نماز کو ثلث لیل تک موخر کرنا جبکہ گرمیوں میں عشاء کی نماز میں تعجیل افضل (مستحب) ہے۔

**دلیل:** حضور ﷺ نے فرمایا: اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں عشاء کی نماز کو تہائی (ثلث) رات تک موخر کر دیتا۔

**امام شافعی کا موقف:** عشاء کی نماز میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: (نماز کے) اول وقت میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور آخری وقت میں اللہ تعالیٰ کی معافی ہے۔

**نوٹ:** جس شخص کو جاگنے کی اُمید ہو اُس کیلئے وتر کو تہجد سے ملا کر پڑھنا مستحب ہے۔

## بادلوں کے دن اور رات

**نوٹ: بادلوں کے دن اور رات میں فجر، ظہر، اور مغرب کو موخر کرنا جبکہ عصر اور عشاء کو جلدی پڑھنا مستحب ہے۔**

## باب الجمع بین الصلاتین

**نوٹ:** بالاتفاق صورۃ دونمازوں (اول وآخر یوقت میں) کوجمع کرنادرست وجائز ہے

## الاختلاف فی جمع الحقیقی

**امام مالک وشوافع کا موقف:** جمع حقیقی سفروحضر دونوں میں جائز ہے۔

**دلیل:** قال عبداللہ بن عباس صلّی بنا رسول اللہ ﷺ الظھر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعافی غیر خوف ولا سفر۔

احناف کا موقف: سفروحضر مرض وصحت کسی بھی صورت میں دونمازوں کوجمع حقیقی کرنا جائزنہیں ہے

دلیل: ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا۔

## صلوۃ وسطیٰ سے مراد

**امام شافعی ومالکیہ کا موقف:** صلوۃ وسطیٰ سے مرادنماز فجر ہے۔

**دلیل:** حضرت ابورجاءفرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس کے پیچھے نماز فجرادا کی توانھوں نے رکوع سے پہلےقنوت پڑھی اورفرمایا کہ صلوۃ وسطیٰ سے مرادنمازفجر ہے۔

**احناف کا موقف:** صلوۃ وسطیٰ سے مرادنمازعصر ہے۔

**دلیل:** (۱) حضرت ابوھریرہ سے روایت ہے کہ آقاعلیہ السلام نے فرمایا: صلوۃ وسطیٰ سے مرادنمازعصر ہے۔

**دلیل:** (۲) اسی طرح تمام صحابہ کرام کی عظیم الشان جماعت کااِس بات پراتفاق ہے کہ صلوۃ وسطیٰ سے مرادنمازعصر ہے۔

## کونسی نماز کس نبی کی سنت ہے؟

**نمازفجر:** حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔

**نمازظہر:** حضرت ابراھیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

**نمازعصر:** حضرت عذیر علیہ السلام کی سنت ہے۔

**نمازمغرب:** حضرت داوٗد علیہ السلام کی سنت ہے۔

**نمازعشاء:** آقاعلیہ السلام کی سنت ہے۔

## باب رفع الیدین فی افتتاح الصلوۃ

**ائمہ ثلاثہ کا موقف:** تکبیرتحریمہ کیلئے ہاتھوں کوکندھوں تک اٹھانا سنت ہے۔

**دلیل:** حضرت سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے بیان کیا کہ میں نے دیکھا آقاعلیہ السلام کوجب آپ ﷺ نمازشروع فرماتے توہاتھوں کوکندھوں کواتنا بلندفرماتے کہ کندھوں کے برابرہوجاتے۔

**احناف کا موقف:** تکبیرتحریمہ کیلئے ہاتھوں کوکانوں تک اٹھانا سنت ہے۔

**دلیل:** حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے آپ ﷺ کودیکھا جب آپ ﷺ تکبیرافتتاح کہتے تواپنے ہاتھوں کوکانوں کے برابراٹھاتے۔

## بسم اللہ سورت فاتحہ کا جز ہے؟

**ائمہ ثلاثہ کا موقف:** بسم اللہ سورۃ فاتحہ کا جز ہے۔

**دلیل:** حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ بیشک آقا علیہ السلام اپنے گھر میں نماز ادا فرماتے تو بسم اللہ سمیت سورۃ فاتحہ پڑھتے۔

**احناف کا موقف:** بسم اللہ سورۃ فاتحہ کا جز نہیں ہے۔

**دلیل:** حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں آقا علیہ السلام، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور عثمان کے پیچھے نماز پڑھی تو بسم اللہ کو آہستہ آواز سے پڑھتے تھے۔

## نماز مغرب میں قرات کی مقدار کا بیان

احناف و مالکیہ وحنابلہ کا موقف: نماز مغرب میں قصار مفصل کی تلاوت کی جائے گی۔

دلیل: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل نے نماز مغرب پڑھائی اپنے ساتھیوں کو تو آپ نے سورۃ بقرۃ یا سورۃ نساء کی تلاوت شروع کی، ایک آدمی جماعت میں شامل ہونے لگا پھر (طویل قرات دیکھ کر) جماعت سے پیچھے ہٹ گیا (اور الگ نماز پڑھ لی) جب یہ خبر حضرت معاذ بن جبل کو پہنچی تو انھوں نے کہا وہ منافق ہے اور یہ بات اُس آدمی کو پہنچی، تو (آدمی) نے آقا علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کو فرمایا: اے معاذ کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالتا ہے (یہ بات آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمائی) اور اگر تم سبح اسم ربک الاعلیٰ و الشّمس وضُحٰھا پڑھتے تو اچھا ہوتا کیونکہ تیری اقتدا میں ضرورت مند، کمزور، بچے، بوڑھے نماز پڑھتے ہیں۔

**شوافع کا موقف:** نماز مغرب میں طوال مفصل کی تلاوت کی جائے گی۔

**دلیل:** حضرت محمد بن جبیر اپنے والد (جبیر بن مطعم) سے روایت کرتے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نماز مغرب میں سورۃ طور پڑھ رہے تھے۔

## باب قرات خلف الامام

**امام مالک وحنابلہ کا موقف:** سری نمازوں میں قرات خلف الامام جائز ہے جبکہ جہری نمازوں میں قرات خلف الامام جائز نہیں ہے۔

**امام شافعی کا موقف:** سری نماز ہو یا جہری نماز ہو قرات خلف الامام میں سورۃ فاتحہ کی قرات واجب ہے۔

**دلیل:** لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب

**احناف کا موقف:** سری نماز ہو یا جہری نماز ہو قرات خلف الامام مطلقا جائز نہیں ہے۔

**دلیل:** (۱) و اذا قری القرآن فستمعوا لہ و انصتوا لعلکم ترحمون۔

**دلیل:** (۲) عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی خلف الامام فان قرات الامام لہ قراۃ۔

## رکوع وسجود میں ٹھرنے کی مقدار

**امام احمد بن حنبل کا موقف:** تین مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ) کی مقدار رکوع وسجود میں ٹھرنا فرض ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص تین مرتبہ تسبیح رکوع کہے پس اُس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ اُس کا کم تر درجہ ہے اسی طرح جب سجدے میں تسبیح سے تین مرتبہ کہے پس اُس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور اُس کا کم تر درجہ ہے

احناف وشوافع و مالکیہ کا موقف: ایک مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ) کی مقدار رکوع وسجود میں ٹھرنا فرض جبکہ اِس سے زائد سنت ومستحب ہے۔

دلیل: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کہ حضور ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی نماز پڑھے تو اپنے رکوع میں تین مرتبہ یوں کہے سبحان ربی العظیم

## تکبیر رکوع، تکبیر سجود، اور قعدے سے قیام کی تکبیر میں رفع یدین لازم ہے؟

**شوافع وحنابلہ کا موقف:** تکبیر رکوع، تکبیر سجود، اور قعدے سے قیام کی تکبیر میں رفع یدین لازم ہے۔

**دلیل:** حضرت ابوھریرہ سے روایت ہے کہ بیشک نبی کریم ﷺ رکوع کرتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع یدین کیا کرتے تھے۔

**احناف و مالکیہ کا موقف:** تکبیر رکوع، تکبیر سجود، اور قعدے سے قیام کی تکبیر میں رفع یدین لازم نہیں ہے۔

**دلیل:** حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ بیشک آپ ﷺ تکبیر افتتاح میں ہاتھ اٹھاتے پھر دوبارہ نماز میں بلکل ہاتھ نہ اٹھاتے۔

## اعضائے سجدہ کے بارے میں مذاہب ائمہ (ناک اور پیشانی)

**احناف کا موقف:** سجدے میں سات ہڈیوں کو زمین پر لگانا ضروری ہے۔ بہرحال ناک اور پیشانی تو اگر نمازی ان دونوں میں کسی ایک پر اقتصار کرے تو امام اعظم کے نزدیک جائز ہے جبکہ صاحبین کے نزدیک ناک پر بغیر عذر جائز نہیں ہے (سجدے میں پیشانی، قدموں کا لگانا فرض ہے جبکہ ناک، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں کا لگانا واجب ہے) اور فتوی صاحبین کے قول پر ہے۔

دلیل: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں یعنی دونوں ہاتھوں، گھٹنوں، دونوں پاؤں اور پیشانی پر۔

**امام شافعی کا موقف:** نمازی کا، ناک دونوں ہاتھوں اور دونوں قدموں کا زمین پر لگانا سنت ہے۔ جبکہ پیشانی کا زمین پر لگانا واجب ہے۔

دلیل: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں یعنی دونوں ہاتھوں، گھٹنوں، دونوں پاؤں اور پیشانی پر۔

**امام مالک کا موقف:** چہرہ، دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرنا واجب ہے جبکہ دونوں قدموں، گھٹنوں پر سجدہ کرنے میں دو قول ہیں (۱) واجب (۲) سنت۔

دلیل: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں یعنی دونوں ہاتھوں، گھٹنوں، دونوں پاؤں اور پیشانی پر۔

امام احمد بن حنبل کا موقف: دونوں ہاتھوں، گھٹنوں، دونوں پاؤں اور پیشانی پر سجدہ کرنا فرض ہے جبکہ ناک کے بارے میں دو قول ہیں (۱) فرض (۲) غیر فرض

لیل: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں یعنی دونوں ہاتھوں، گھٹنوں، دونوں پاؤں اور پیشانی پر۔

## کفِ ثوب وکفِ شعر میں مذاہب اربعہ

**ائمہ اربعہ کا موقف:** نماز میں کپڑوں کو فولڈ، سمیٹنا اور بالوں کا جوڑا باندھنا مکروہ ممنوع ہے۔

**دلیل:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور نہ اپنے کپڑوں کو سمیٹوں اور نہ اپنے بالوں کو باندھوں۔